

لاکھن امریکی گیموں کی درآمد کے وسط تک مل ہو جائیگی

ایک ... ۶۰۰۰ ٹن گیموں ۶۰ ہزاروں میں پاکستان اچکا ہے

کراچی، ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ لاکھن امریکی گیموں کی ترسیل آئندہ ماہ کے وسط تک مکمل ہو جائے گی۔ یہ گیموں گزشتہ سال جون میں پاکستان ۳۰ ماہ شروع ہوا تھا۔ ایک ماہ ۶۰ ہزاروں میں ۶۰ ہزاروں گیموں پاکستان آچکا ہے۔ حکم خوراک نے امریکی گیموں میں سے ۲۴ ہزار ٹن گیم براہ راست شیکاگو گام بھجوا دی ہے۔ جو اس ماہ کے وسط تک وہاں پہنچ جائے گی۔ امریکہ نے کل دس لاکھ ٹن گیموں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس میں سے لاکھ ٹن کی درآمد شروع کے وسط تک پوری ہو جائیگی باقی ۳ لاکھ ٹن کے بارے میں اپریل میں متفقہ ہونے والی خوراک کا تعزیر میں فیصلہ کیا جائے گا کہ کیا وہ بھی درآمد کی جائے یا نہیں۔ کیونکہ اس وقت تک گیموں کی فصل کے متعلق صحیح اندازہ ہو سکے گا۔

کہ متوقع پیداوار کی ہوگی

روس برطانیہ کے ساتھ تجارت کو بڑھانا چاہتا ہے۔

دوس کے دور کے بعد طرز ہی تجرو کا اثر

ماکو، ۱۶ فروری۔ برطانوی تاجروں کی وہ جماعت جو ہمچر سکاٹ کی قیادت میں گزشتہ دو مہینوں سے روسی حکام کے ساتھ تجارتی گفت و شنید کر رہی تھی کل ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن واپس روانہ ہوئی۔ اس جماعت کے لیڈر نے رمانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں بتایا کہ ہمارے دور نہایت کامیاب رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس یقین کے ساتھ واپس جا رہے ہیں کہ روسی حکومت فی الواقع برطانیہ کے ساتھ تجارت کو ترقی دینا اور اسے وسیع کرنا چاہتی ہے۔ اس جماعت نے روسی خرموں کے ساتھ بہت سے معاہدات پر دستخط کئے ہیں۔ جو فوجی اہمیت کی چیزوں سے متعلق نہیں ہیں۔ بعض اور شایا کے سلسلے میں بھی گفت و شنید ہوتی ہے۔ لیکن ان کے لئے برطانوی تاجروں کو اپنی حکومت سے بڑی مدد و معاونت حاصل کرنے پڑیں گے

سوڈانی پارلیمنٹ کی رقم اقتراح

میں شرکت کی دعوت

لنڈن ۱۶ فروری۔ حکومت برطانیہ کو دعوت نامہ موصول ہوا ہے کہ سوڈانی پارلیمنٹ کی رقم اقتراح میں اس کا کوئی نمائندہ حضرہ شرکت کرے۔ یہ دعوت نامہ سوڈان کی وزیر اعلیٰ کی طرف سے گورنر جنرل سوڈان نے ارسال کیا ہے۔

تین کروڑ ڈالر سے ایرانی کارخانے کام شروع کر سکتے ہیں

تہران ۱۶ فروری۔ تیل کے جو ماہرین تیل صنعت کرنے کے کارخانوں کا جائزہ لینے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تین کروڑ ڈالر کے خرچ سے کارخانے کام شروع کر سکتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمد کراچی کا خطبہ نمبر ۵

المصباح

روزنامہ فیوجہ

جمعہ

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۱۸ تبلیغ ۳۳: ۱۸ فروری ۱۹۵۲ء نمبر ۳۹

بھارت پاکستان کی مجوزہ امریکی مدد پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ خود امریکہ سے جی مانگنا رہا ہے

مبئی کے مشہور اخبار "کنٹ" کی بھارتی حکومت کے لیے پرنسٹن چینی

مبئی ۱۶ فروری۔ مبئی کے مشہور اخبار "کنٹ" نے پاکستان کو مجوزہ امریکی امداد کے متعلق بھارت کے رویہ پر نکتہ چینی کی ہے اور لکھا ہے کہ پاکستان کو ایک خود مختار ملک ہونے کی حیثیت سے اپنی پالیسی کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور ہندوستان چونکہ اپنے ایشین میں آزاد مالک کی خود مختاری کا احترام کرنے کا وعدہ کر چکا ہے۔ اس لئے وہ نکتہ چینی کرنے کا ہی نہیں

امریکی فوجی ہائی کمان کے لیے پہاڑوں میں ایک نئی گامی ہیڈ کوارٹر تعمیر کر دیا گیا

ایٹم بوزر ہولی گیس اور جراثیمی حملے اس پر اثر نہ کر سکیں گے

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ حکمہ دفاع کے ایک ترجمان نے کہا کہ امریکی فوجی ہائی کمان کے لیے پہاڑوں میں ایک نئی گامی ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے جس میں ایٹمی دھماکے کے پیش نظر حفاظت خاص کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ترجمان نے کورس کی تفصیلات بیان نہیں کیں لیکن اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس کی تعمیر پر کم از کم ۵ لاکھ ڈالر خرچ آئے ہیں۔ اس ہیڈ کوارٹر پر ایٹم بم ڈھرائی گیس اور جراثیمی حملے اثر نہ کر سکیں گے۔ اس وقت ہی شمال کی جانب گاجیک ایٹمی حلقہ کا خطہ ہو یا کسی ایٹمی حملے کے نتیجے میں حکمہ دفاع کے موجودہ ہیڈ کوارٹر جو واشنگٹن کے قریب ٹھوس ٹاؤن میں واقع ہیں بہت دور ہو جائیں گے۔

امریکہ کے خلاف روس ایٹمی لڑائی چھیڑ دے گی

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ امریکی سینیٹر اسٹوارٹ رائٹنگٹن نے کہا ہے کہ امریکہ کے خلاف روس ایٹمی جنگ کے لئے تیار رہی کر چکا ہے۔ سٹرائٹنگٹن نے کہا کہ یہ سمجھنا غلط ہے کہ دشمن نادان یا کمزور ہے۔ کوریائی جنگ میں استعمال ہونے والے روسی خود ساختہ کے طیارے اس کی صلاحیتوں کا ثبوت نہیں دیا جائے گا۔

مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ - یوہر کشمیلو منا ٹیگی

ڈھاکہ ۱۶ فروری۔ مشرقی پاکستان میں صوبائی مسلم لیگ ۲۶ فروری کو "یوم ٹیڈ" منائے گی۔ اس سلسلہ میں جلسوں نکلے جائیں گے اور تمام صوبے میں جلسے ہوں گے۔ "یوہر کشمیلو" پر بحکل ہر تال کی جائے گی۔

لیبیا میں نئی کابینہ کی تشکیل

بنغازی ۱۶ فروری۔ لیبیا کے حکمران شاہ ادیس اوسوس نے کل لیبیا کے وزیر اعظم منصف کی کابینہ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اب انہوں نے منصف کو نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی

مصر سوڈان کو اسد لحدہ مہیا کر دیا

قاہرہ ۱۶ فروری۔ مصر کے صدر جنرل نجیب نے اعلان کیا ہے کہ مصر سوڈان کو قریب دو سو اور اسلحہ جہاز کرنے میں مدد دے گا۔ جنرل نجیب نے کہا ہے کہ اس منصوبے کے تحت سوڈانی فوج کو نقصانی ترقی دہی جائے گی۔

خطبہ جمعہ

قبولیتِ دعا کے تازہ نشانات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے ایمان کو برصغیر سے تقویت دینے کے سامان عطا فرمائے ہیں

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کو دیکھنے کے بعد بھی اپنے فرائض کو کما حقہ ادا نہیں کرتے تو یہ ہماری اتہانی تہمتی ہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امین رحمۃ اللہ تعالیٰ بندہ صرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ جنوری ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

پہلے کے بددعا قبول کر لینے کا احساس ملے کیسے پیدا ہوتا۔ اور وہ خالقیت کی صفت کو ظاہر کیسے کرتا؟ ہم نے اس کا بار تجربہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کی

صفت خالقیت کے کئی نظارے

دیکھے ہیں۔ اس کی درجنوں جگہوں سے بھی زیادہ مثالیں ہوں گی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا یا میری دعا کے نتیجے میں ایسے گھروں میں بچے پیدا ہوتے جن میں بظاہر اولاد پیدا ہونا ناممکن تھا یعنی لوگوں کی شادیوں پر کسب میں سال بچہ اس سے بھی زیادہ حرمہ گزر چکا تھا اور پر بھی میری دعا سے ان کے ہاں اولاد پیدا ہوتی مثلاً قادیان میں ہی ایک ہندو تھا وہ بہت مالدار تھا۔ قادیان اور ملتان کے درمیان اس کے بچے پختے تھے اس کے علاوہ وہ ٹھیکیدار بھی تھا۔ اور تجارت بھی کرتا تھا۔ اس نے دو شادیاں کیں لیکن اسکے ہاں

اولاد نہ ہوئی

اسنے مجھے دعا کی تحریک کی۔ اور یہ بتایا کہ اگر خدا تعالیٰ نے اسے بچہ دے دیا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہماؤں کے گھنے کے لئے کچھ نذرانہ دیگا۔ ایک سال یا دو سال کے بعد جب اس کی شادی ۲۰ سال یا اس سے زیادہ حرمہ گزر چکا تھا۔ اسکے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ کون شخص نے مجھے بتایا کہ بچے نکال نہ آیا ہوا ہے۔ اور وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے آگے میں لے کر دیکھا کہ اسکے ہاتھ میں ایک بکری تھی اس طرح ایک بوری آتا اور کچھ گھی بھی تھا اسنے مجھے بتایا

کثرتِ نسل

کے اور باوجود اس قول کی اس قدر زیادتی کے کئی گھرانے ایسے ہوتے ہیں جن کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوتے۔ اور وہ اولاد کو ترستے رہتے ہیں۔ ایک شخص کو ڈر تھی ہوتا ہے۔ لیکن اسے ایسا بچہ میسر نہیں آتا۔ جو اس کے بعد اس کی دولت کا ذرا بٹ ہو لیکن دوسری طرف ایک فاقہ کش مزدور ہوتا ہے۔ اس کے دس گیارہ بچے ہوتے ہیں۔ اور ان کا پیٹ پالنے کے لئے بھی اسے روٹی بیٹہ نہیں ہوتی۔ یہیں جہاں تک دنیا کا سوال ہے

خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت

ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اگر بعض افراد پر ان کے مخصوص حالات کے لحاظ سے ہم نظر ڈالیں۔ تو اس کی صفت خالقیت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ وہ اولاد سے محروم ہوتے ہیں۔ اگر ایسا شخص جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے بھی بچہ دے دے۔ اور پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کی صفت خلق ہر موجودات پر پیدا ہوتا ہے اور کسی شخص کو نہیں ہوتا اور پھر اسے صرف خدا تعالیٰ کی صفت خلق پر یقین پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی

صفتِ سميع

پر بھی یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ سمیع نہ ہوتا تو اس کی دعا سنت کیسے؟ پھر اس کو خدا کی صفت رحمت پر بھی یقین ہو جاتا ہے کیونکہ اگر وہ رحمن نہ ہوتا۔ تو اس شخص کی دعا سن

خدا تعالیٰ کی صفت زراعت ظاہر ہوتی ہے۔ تو اس کا ایمان پہلے کی نسبت بہت بڑھ جاتا ہے۔ پھر

ایک زائد یقین

اسے یہ حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ سننے والا بھی ہے۔ کیونکہ اگر وہ سننے والا نہ ہوتا تو اس کی دعا اس تک پہنچتی کیسے؟ پھر اسے یہ یقین بھی حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر جہاں بھی ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بندوں پر جہاں نہ ہوتا۔ تو اس کی دعا سننے اس کے اندر یہ احساس کیوں پیدا ہوتا کہ میں وہ تکلیف دوں کروں۔ پس اس ایک دعا کے

خدا تعالیٰ کی تین صفات

انسان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کی صفت زراعت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی صفت سميع بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی صفت رحمت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یا مثلاً خدا تعالیٰ دنیا میں ہمیشہ لوگوں کے ہاں بچے پیدا کرتا ہے۔ وہ پہلے بھی بچے پیدا کرتا رہا ہے۔ اور اب بھی پیدا کر رہا ہے۔ اور

انسانی نسل

بمبارتتی کر رہی ہے۔ جہاں تک کہ اب لوگوں کو وہ دہم ہو رہا ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ دنیا میں پیدا ہونے والا غلہ غذا کے لئے کافی نہیں ہوگا۔ اور بعض بو توڑوں نے تو یہ کہا شروع کر دیا ہے کہ نسل انسانی کو محدود رکھنا چاہیے اور پیدائش کو روکنا چاہیے۔ تا انسانوں کی تعداد اس حد تک بڑھ جائے۔ کہ کسی وقت غذا کی قلت محسوس ہونے لگ جائے۔ لیکن باوجود اس

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صفات

جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں یا جو صفات امدیث سے ثابت ہوتی ہیں۔ وہ ساری کی ساری ہی امثالہ تعالیٰ کے ساتھ والہ اور لازم ہیں۔ اور جو ان انسان ان صفات کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کا دل ایمان اور یقین سے بھر جاتا ہے۔ ایک صفت تو خدا تعالیٰ کی ہی ہوتی ہے جو تمام نبی ذوق انسان کے ساتھ خلق رکھتی ہے۔ اور ایک ایسی ہوتی ہے جہاں کا تصور کسی انسان کے

خاص حالات کے ماتحت

ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ رازق ہے۔ تمام دنیا میں انسان کی اور جو ان کی اور نباتات کی تمام مخلوقات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے رزق کا کوئی نہ کوئی ذریعہ مقرر ہے۔ اور اسے دیکھنے سے ہر انسان یہ سمجھتا ہے کہ

دنیا میں کوئی رازق ہستی

موجود ہے لیکن اگر کسی وقت کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا وہ کسی دکھ میں پکڑا جاتا ہے۔ اور اس پر رزق کی کمی وارد ہو جاتی ہے۔ یا وہ پھر خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ تو میرے لئے رزق کی کمی کو دور کر دے اور پھر وہ رزق کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ تو رزق تو خدا تعالیٰ سے پہلے ہی تھا اور رازق وہ اس وقت بھی تھا جب وہ شخص دعا مانگ رہا تھا۔ لیکن جب اس شخص کے لئے

اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی دعا سے

ایک بچہ دیا ہے

بچہ اور اس کی ماں کو سلام کرنے کے لیے میں یہاں لایا ہوں۔ اور یہ چیزیں نذر خانہ کے لیے ہیں آپ انہیں قبول فرمائیں۔ اس شخص کے ماں میسائل سے اولاد پیدا ہوئی تھی۔ اس نے مجھے دعا کی تحریک کی۔ اور میری دعا کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے اسے بیٹا عطا کیا۔ یعنی اس صاحب پر ایک عجیب نظارہ پیش آیا کہ ایک عورت لالہ پوری کہنے والی تھی اور صاحب اللہ کی سکرٹری تھی وہ جب بھی رولہ آتی۔ مجھ سے کہتی میرے ماں اتنے عرصہ سے اولاد نہیں ہوئی۔

آپ دعا فرمائیں

کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اولاد دیدے۔ دوسال ہوئے ہیں نے اسے کہا۔ تیری کب شادی ہوئی تھی۔ اس نے کہا جس یا اکیس سال ہو گئے ہیں۔ کہ میری شادی ہوئی تھی۔ اور ابھی تک میرے ماں اولاد نہیں ہوئی۔ میں نے اسے کہا کہ تو اب پورھی ہو چکی ہے۔ اب اولاد کا خیال ہانے دو۔ بیٹا لیس یا چالیس سال کی تمہاری عمر ہو چکی ہے۔ اور میں سال شادی پر گزر چکے ہیں۔ اب تم بھی کہتی ہو۔ دعا کرو دعا کرو آخر یہ سلسلہ تک چلا جائیگا۔ اس عورت نے کہا میں نے تو دعا کے لئے کہتے چلے جا رہے۔ وہ عورت اچھی خاصی عمر کی تھی بیٹا لیس اور پچاس سال کے درمیان میں اس عمر تھی۔ اور بیس یا بیس سال شادی پر گذر چکے تھے۔ ایک دن اس صاحب کے فون میں اس نے میرا دروازہ کھٹکھا مابا میں نے دروازہ کھولا۔ تو اس نے مجھے اپنی بھی دکھائی۔ اور کہا آپ تو بگڑے تھے۔ کو تمہاری شادی پر اتنا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور عمر بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ اب دعا کے لئے کہوں گی ہو۔ اولاد کا خیال اب ہانے دو لیکن میں نے آپ کا سچا کیا۔ اور دعا کی درخواست کرتی رہی۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے

آپ کی دعا کے نتیجے میں

یہ بچہ عطا فرمایا ہے۔ ایسے متوہ پر انسان کا یعنی خدا تعالیٰ کی کئی صفات پر ہوا ہے اس کا یعنی صرف خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت پر ہی مبنی بڑھتا۔ بلکہ اس کی صفت سبب اور وصیت پر بھی اس کا یعنی ہوا ہے۔ کیونکہ اگر وہ سمیع اور رحیم نہ ہوتا تو وہ اسکی دعاؤں کو کیسے سنا۔ اور پھر دعاؤں کو سن کر اسے یہ احساس کیسے ہوتا۔ کہ وہ مجھ دیدے۔ پھر یہ دعائیں مبنی اور اتنے ایسے طور پر پوری ہوا تھی۔ کہ ان کے نتیجے میں

تقدیر مبرم بھی بدل جاتی تو

اور تقدیر مبرم کے بدلنے کی یہ علامت ہوتی ہے۔

کہ اسکی شکل بدل جاتی ہے۔ وہ پوری بھی ہوتی ہے۔

اور انسان ان خطرات سے بھی بچ جاتا ہے جو اسے لاحق ہونے والے ہوتے ہیں۔

سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کا ایک مرید تھا جس نے اپنی بہت سیارتھا۔ اسے ایک عیسائی عورت سے محبت پیدا ہوئی۔ اور اس کی محبت بڑھتی چلی گئی۔ سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمہ دعا کرتے تھے۔ کہ وہ کسی طرح اس ابتلا سے بچ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی ملامت ہو کر وہ اس ابتلا میں ضرور پھنسے گا۔ اور یہ تقدیر مبرم ہے۔ مگر پھر بھی آپ دعا کرتے رہے۔ آخر ایک دن وہ مرید نامہ ہو کر آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا۔ آپ کی دعا پوری ہو گئی۔

سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمہ نے دریافت کیا کہ دعا کیسے پوری ہوئی؟ تو اس نے بتایا کہ رویا میں وہ عورت مجھے ملی۔ اور میں نے اس سے تفصیلات بھی قائم کر لئے۔ اس کے بعد جب میرا کاکھ کھلی۔ تو مجھے اس سے نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ اب دیکھو یہ ایک تقدیر مبرم تھی۔ اور اس نے ضرور پورا ہونا تھا۔ لیکن دعا کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے اسے رویا میں پورا کر دیا۔ اس طرح تقدیر مبرم بھی پوری ہو گئی۔ اور دعا بھی قبول ہو گئی۔ اور وہ شخص ان خطرات سے محفوظ ہو گیا جو اسے آئندہ لاحق ہونے والے تھے۔ پس

تقدیر مبرم کی علامت

یہ ہوتی ہے کہ وہ پوری بھی ہوجاتی ہے لیکن دعا کے نتیجے میں اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ ۱۸ یا ۱۰ نومبر ۱۹۵۰ء کی بات ہے۔ کہ

میں نے رویا میں دیکھا

کہ میں ایک جگہ پر ہوں۔ میاں لیشرا احمد صاحب اور درو صاحب میرے ساتھ ہیں کسی شخص نے مجھے ایک لٹافہ لارویا۔ اور کہا کہ یہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کا ہے۔ میں نے اس لٹافہ کو کھولے بغیر یہ محسوس کیا کہ اس میں کسی عظیم الشان حادثے کی خبر ہے۔ جو چودھری صاحب کی موت کی شکل میں پیش آیا ہے۔ یا کوئی اور بڑا حادثہ ہے۔ میں نے درد صاحب سے کہا۔ لٹافہ کو جلدی کھولو۔ اور اس میں سے کاغذ نکالو۔ درد صاحب نے لٹافہ کھولا۔ اس میں بہت سے کاغذ نکلتے آتے تھے۔ لیکن اصل بات جس کی خبر دے گی تھی۔ نظر میں آتی تھی۔ آخر کار لٹافہ میں صرف ایک دو کاغذ رہ گئے۔ لیکن اصل خبر کا پتہ نہ لگا۔ میاں لیشرا احمد صاحب نے کہا۔ پتہ نہیں چودھری صاحب کے دماغ کو کیا ہو گیا ہے۔

وہ ایک اہم خبر کھتے ہیں

لیکن اسے اچھی طرح بیان نہیں کرتے ہیں لہذا گھبراہٹ میں ایسا ہوسکتا ہے۔

اس پر لٹافہ میں دو کاغذ جو باقی رہ گئے تھے ان میں سے ایک کاغذ کو میں نے باہر نکلیا تو وہ ایک فہرست تھی۔ لیکن اصل واقعہ کا اس سے پتہ نہیں لگتا تھا۔ اس فہرست میں ایک نام سے پہلے ملک لکھا تھا۔ اور آخر میں محمد لکھا تھا۔ درمیانی لفظ پڑھا نہیں جاتا تھا۔ اس سے اتنا تو پتہ لگتا تھا کہ واقعہ میں کوئی اہم خبر ہے۔ لیکن اصل واقعہ کا پتہ نہیں لگتا تھا۔ پھر لٹافہ میں سے ایک اور شہادت کاغذ نکلا جو *Tramway* لکھا تھا۔ میں اسے دیکھنے لگا۔ اور میں نے کہا یہ خبر ہے۔ جو چودھری صاحب نے ہم تک پہنچانی چاہی ہے۔ مگر بجائے کوئی واقعہ لکھنے کے اس کاغذ پر ایک لکیر کھینچی ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ہوائی جہاز ہے جو

مشرق سے مغرب کی طرف

جا رہا ہے۔ آگے جا کر وہ لیکر یکدم آری پوری صورت میں نیچے آجاتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جہاز یکدم نیچے آگیا ہے۔ اس جگہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ رکا ہے اور *معاہدہ* لکھا ہے۔ اس کا لفظ میرے سامنے آتا ہے تو معاً

سمندر میرے سامنے آجاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نیچے کچھ چیز ہے۔ میں سمجھنے کی طرف غلام سمندر نظر آتا ہے۔ اس میں ہلکی ہلکی لہریں ہیں۔ میں تو اب میں کہتا ہوں خدا کرے کہ نہ معلوم چودھری صاحب کو تیرنا آئے ہے خدا کرے۔ اس

حادثہ کی خبر

معلوم کر کے کسی حکومت نے ہوائی جہاز یا کشتیاں بچانے کے لئے بھیجی ہیں ہوں تاکہ چودھری صاحب اور دوسرے لوگ بچ جائیں جب میں نے یہ رویا دیکھی

اس وقت تقریباً دو بجے رات کا وقت تھا۔ اس وقت میری بیوی میری حدیقہ کی ماری تھی۔ اور وہ میری پاس ہی دوسری چارپائی پر سوتی ہوئی تھیں میں نے انہیں گھمایا۔ اور کہا جلدی سے ایک خط لکھو۔ چاہے میں نے اس وقت چودھری صاحب کو خط لکھو یا نہ لکھو۔ اور تقریباً کہ وہ کچھ وقت دے دیں۔ فوراً بھی اور آتے ہوئے بھی اور اس مضمون کی ایک تار بھی دے دی۔ میں نے جب یہ رویا دیکھی۔ تو چودھری صاحب امریکہ پہنچ چکے تھے۔ اور میں نے رویا میں یہ نظارہ دیکھا تھا۔ کہ چودھری صاحب مشرق سے مغرب کو جا رہے ہیں۔ اگر وہ امریکہ سے

پاکستان آ رہے ہوتے۔ تو یہ سفر مشرق سے مغرب کو نہ ہوتا۔ بلکہ مغرب سے مشرق کو ہو گا پھر میں نے رویا میں یہ دیکھا تھا۔ کہ چودھری صاحب تو ہی اس حادثہ کی خبر دے رہے ہیں۔ اور یہ بات سمجھیں نہیں آتی تھی۔ کہ اگر اس حادثہ میں ان کی جان کا نقصان ہے۔ تو وہ اس کی خبر کیسے دے رہے ہیں۔ بہر حال میں یہ حال

خواب کی تین تعبیریں

کیں۔ اول یہ کہ کوئی حادثہ چودھری صاحب کو سخت تکلیف میں آئے والا ہے۔ اور خدا تعالیٰ انہیں اس سے بچائے گا۔ کیونکہ خود اس حادثہ کے متعلق بھی خبر دے سکتے ہیں۔ جب وہ محفوظ ہوں۔ دوسرے میں نے یہ تعبیر کی۔ کہ اس دن ملک غلام محمد صاحب گورنر جنرل سفر پر روانہ ہو رہے تھے۔ شاید انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے۔ میں نے ملک اور محمد کے الفاظ دیکھے تھے۔ یہی ایک لفظ اور بھی تھا۔ جو پڑھا نہیں گیا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ رت یا داس سے

ملک غلام محمد صاحب

مراد ہوں۔ کیونکہ ان کے نام سے پہلے بھی ملک اور آخر میں محمد کا لفظ آتا ہے۔ اور وہ چودھری صاحب کے مددگار ہیں۔ اور دوست کا مددگار خود انسان کا اپنا مددگار کہتا ہے۔ چنانچہ میں نے صبح انہیں تار دے دی۔ چونکہ وہ احمدی ہیں۔ اس لئے میں نے یہ خط لکھا کہ میں نے رویا دیکھی ہے۔ بلکہ صرف یہ لکھا کہ آپ سفر جا رہے ہیں میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اس سفر کے مددگار میں آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے لیکن میرا تار پہنچنے سے پہلے ملک صاحب سفر پر روانہ ہو چکے تھے۔ وہ تار

قائم مقام گورنر جنرل کو ملا

اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ یہ مبارکبادی کی تار ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے شکر کی کٹی چٹی آئی۔ حالانکہ وہ تار اس رویا میں کی بنا پر اصل گورنر جنرل صاحب کو دی گئی تھی۔ لیکن وہ ملی قائم مقام گورنر جنرل کو۔ تیسرے چونکہ چودھری صاحب مغرب میں پہنچ چکے تھے۔ اور پاکستان کی طرف سفر کرتے ہوئے انہوں نے مغرب سے مشرق کو آنا تھا۔ اور پھر اس حادثہ کی خبر بھی انہوں نے خود ہی دی تھی اس لئے میں نے خیال کیا۔ کہ شاید اس سے یہ مراد ہو۔ کہ جو خاص کام مرا کو دعویٰ کی خدمت کا ہے کہ رہے ہیں۔ اس میں انہیں ناکامی ہو۔ بہر حال میں نے ایک بگرا بطور صدقہ ذبح کر دیا اور چودھری صاحب کو بھی خط لکھا۔ کہ وہ خود بھی صدقہ دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی صدقہ دے دیا۔ اور ہم نے دعائیں جاری رکھیں۔ میں بلا ہو گیا۔ تو چودھری صاحب کی بیوی مجھے ملیں۔ میں نے انہیں بھی بتایا۔ کہ میں نے اس قسم کی رویا دیکھی ہے۔ چونکہ چودھری صاحب کی لڑکی بھی اس سفر میں ان کے ہمراہ تھی۔ اس لئے ان کے لئے دوسرا صدقہ تھا۔ اس لئے انہوں نے بھی

اس عرصہ میں روزانہ ایک ایک کر کے یا بعض دنوں میں دو دو کر کے ۶۱ بجے صحت دینے پر چڑھا صاحب خیریت سے کراچی پہنچ گئے۔ اور انہیں قسم کا کوئی حادثہ انہیں پیش نہ آیا۔ کراچی سے پیٹاپ آئے۔ تو یہ سفر بھی خیریت سے گزر گیا۔ لیکن جب کراچی واپس گئے۔ تو رستہ میں اس گاڑی کو جس میں چودھری صاحب سفر کر رہے تھے۔

خطرناک حادثہ پیش آیا

اور ان دنوں ریڈیو پر جب یہ خبر نشر ہوئی تو اس کے متعلق کئی صحافتی کا لفظ ہی استعمال کیا گیا۔ گاڑی ٹیڑھلے گڑوں سے ٹکرائی۔ اور اب خطرناک حادثہ پیش آیا۔ کہ ایک احمدی دوست نے مجھے لکھا۔ کہ میں سمجھتا تھا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب آگیا ہے۔ میں معلوم نہیں تھا کہ اس میں کوئی اور احمدی بھی سفر کر رہا تھا۔ لیکن اس کے خط سے معلوم ہو گیا۔ کہ وہ بھی اس ٹرین میں تھا۔ اور اس نے لکھا۔ کہ یہ وہ شخص جس نے اس نظارہ کو دیکھا ہے۔ وہ کہہ نہیں سکتا۔ کہ یہ حادثہ عذاب الہی نہیں تھا۔ بہرحال دونوں گاڑیاں ٹکرائیں

اور جن گڑوں کو خدا تعالیٰ نے آگ سے بچایا۔ انہیں پیچھے لایا گیا۔ جس جگہ پر یہ واقعہ ہوا چودھری صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے دس دس میں دور تک پتلی شکر نہیں ہے۔ صرت ریل کی میٹھی کرتی ہے۔ اس لئے اندر کے لئے اس جگہ تک کوئی ٹرین نہیں آسکتی تھی۔ اس طرح وہ جگہ جزیرے کی طرح تھی۔ یہ سمجھتا ہوں۔ کہ روپا میں ہوائی جہاز کا دکھایا جانا اور خدا تعالیٰ میں ہونا اور پھر یہ گاڑی بھی مشرق سے موزب کو جا رہی تھی۔ اسی طرح دوسری سب باتوں کا ہونا ثابت ہے۔ کہ یہ ایک تقدیر مبرم تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے

سہاری دعاؤں کو سن کر

اس حادثہ کو بچانے ہوائی جہاز کے ریل میں بدل دیا۔ ہوائی جہاز میں اب حادثہ پیش آہلے۔ تو اس سے جینا مشکل ہوتا ہے۔ شاید ایسی شخص اس قسم کے حادثہ سے بچتا ہے۔ لیکن یہی حادثہ ریل میں پیش آجائے۔ تو اس سے کئی انسان کا بچ جانا ممکن ہے۔ اور پھر وہ ریل مشرق سے موزب کو جا رہی تھی۔ جب میں نے اخبار میں وہ واقعہ پڑھا۔ تو میں نے محسوس کیا۔ کہ میری یہ خواب پوری ہوگئی ہے۔ میں نے میان بستر احمد صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ جن کو میں یہ خواب اسی وقت بتایا تھا۔ جب یہ خواب آئی تھی۔ انہوں نے بھی کہا کہ واقعہ میں وہ خواب پوری ہوئی ہے۔ لیکن میں نے اخبار میں یہ واقعہ پڑھ کر چودھری صاحب کو یہ لکھنا پسند نہ کیا۔ کہ میری روپا پوری ہوگئی ہے۔

کوئی روپا میں انہوں نے پہلے اطلاع دی تھی۔ اس لئے میں نے بھی پسند کیا۔ کہ وہ اطلاع دینے کے۔ تو میں لکھوں گا۔ چنانچہ دوسرے دن چودھری صاحب کی تار لکھی۔ کہ آپ کی

روپا پوری ہوگئی ہے

اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس حادثہ سے بچالیا ہے۔ یہاں صحت روپا رکھا سوال نہیں۔ کہ وہ پوری ہوگئی۔ بلکہ یہ ایک تقدیر مبرم تھی۔ جو دعاؤں سے بدل گئی۔ روپا میں خدا تعالیٰ نے مجھے ہوائی جہاز دکھایا تھا۔ لیکن وہ واقعہ اسی جہت میں اور اسی شکل میں ریل میں پورا ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ہونا تقدیر مبرم تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کہا۔ چلو ان کی بات بھی پوری ہو جائے۔ اور اپنی بات بھی پوری ہو جائے۔ یہی واقعہ ہم ریل میں کراہتے ہیں۔ اس سے ہماری بات بھی پوری ہو جائیگی۔ اور ان کی دعا بھی قبول ہو جائیگی۔ پس یہ واقعہ ہمارے لئے زائد یقین اور ایمان کا موجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کی وجہ سے اپنے تقدیر مبرم کو بدل دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بھی ایسا ہوا مثلاً نواب صاحب کا لڑکا عبد الرحیم بیمار ہو گیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیت لگنا کہ وہ اپنی بچ نہیں سکتا۔ اس پر آپ نے فاصلہ طور پر اس کی صحت کے لئے دعا شروع فرمادی۔ اور اس دعا کے نتیجے میں وہ بچ گیا۔ اسی طرح مبارک احمد کے متعلق بھی آگے۔ کہ جب اس کی جنینیں چھٹ گئیں۔ تو آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ سانس دے دیا۔ پس

رہل کا یہ حادثہ

خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر مبرم پر دلالت کرتا ہے۔ اس نے ہماری دعاؤں اور صحت اور قربانی کا وجہ سے ایک ایسی تقدیر کو بدل دیا۔ جس کو عام حالات میں وہ بدلا نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے ایمان کو بڑھانے اور اسے تقویت دینے کے کئی سامان عطا فرمائے ہیں۔ اگر ہم ان کے یقین سے اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتے۔ اور سنتی سے کام لیتے ہیں۔ تو یہ ہمارا انتہائی بد قسمتی ہوگی۔ دنیا تو بھی اللہ عہد میں ہے۔ اور اسے پتہ نہیں کہ خدا سے یا ہمیں اسے پتہ نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ بولتا ہے۔ یا نہیں۔ اسے علم نہیں کہ

خدا تعالیٰ سے دعا ہے

یا نہیں۔ لیکن ہمارے لئے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے۔ کہ وہ صحت یہ کہ وہ پہلے موجود تھا۔

ماصحت یہ کہ وہ پہلے سنتا تھا۔ اور بولتا تھا۔ بلکہ وہ ہمیں یہ دکھاتا رہا ہے۔ کہ میں اب بھی سنتا ہوں۔ میں اب بھی بولتا ہوں۔ اور اب بھی اپنے بندوں کی مدد کرتا ہوں۔ ان

انعامات کا شکر یہ

ادراک ہے کہ میں دعا کرتا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں کے رنگ دور کر دے۔ کیونکہ اگر اس کے فدیجی ہمارے دلوں میں قربانی کے لئے تنگی محسوس ہوتی ہے۔ ان بن القیاض پیدا ہوتا ہے۔ تو یہ ہمارے دلوں کے رنگ کی وجہ سے ہے۔ اگر مروج نکلا ہوا ہو۔ اور پھر بھی وہ کسی شخص کو نظر نہ آئے تو صحت بات ہے۔ کہ اس کی آنکھیں خراب ہیں۔ اسی طرح اس قسم کے نشان کے فدیجی اگر ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کے متعلق احساس تقرب پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ہمارا دل خدا تعالیٰ کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ تو اس کے سنے یہ بھی کہ چیز تو موجود ہے۔ لیکن ہمارے اندر میاں ہے۔ جیسے صفرا کی وجہ سے انسان مسخ چیز کو بھی کڑوا محسوس کرتا ہے۔ یا مونیائی وجہ سے آنکھوں کے ہوتے ہوئے نظر نہیں آتا۔ اسی طرح ہمارے سامنے موجود ہونے کے باوجود ہم ان سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہیں۔ اور اس کا علاج بھی دعا ہی ہے۔ درحقیقت دعا پہلے ہی آجاتی ہے۔ اور بعد میں بھی آجاتی ہے۔ جب ایسی حالت پیدا ہو جائے۔ تو اس کا علاج بھی دعا ہی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کوئی پوڑھا آدمی تھا۔ وہ ایک طبیب کے پاس گیا۔ وہ اسی نوے سال کی عمر کا تھا۔ اس نے طبیب سے کہا۔ مجھے یہ یہ بیماری ہے۔ اس کا کوئی علاج بتائیے۔ طبیب نے خیال کیا۔ کہ اب اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ اس نے مرعین سے کہا یہ تو تقاضا ہے عمر ہے۔ اس مرعین نے خیال کیا۔ کہ باوجود اس کے کہ میں طبیب کے پاس کھڑا ہوں۔ اور اسے اپنی بیماری بھی بتا رہا ہوں۔ لیکن وہ میری طرف توجہ نہیں دیتا۔ تو شاید

اس کی وجہ یہ ہے

کہ میں اسے پوری طرح اپنی طرف توجہ نہیں کر سکا۔ اس نے پانچ سات اور بیماریاں بتادیں۔ طبیب نے کہا۔ یہ تو تقاضا ہے عمر ہے۔ جب طبیب کو میری توجہ نہ ہوئی۔ تو اس نے پانچ سات اور بیماریاں بیان کر دیں۔ اس پر بھی طبیب نے کہا۔ یہ بھی تقاضا ہے عمر ہے۔ اس پر مرعین کو غصہ آ گیا۔ اور اس نے کہا۔ تم نے ایمان اور حقیقت انسان کو کس نے طبیب بنایا ہے۔ میں جو اس کو بتا جا رہا ہوں۔ اور تم بھی کہے چلے جاتے ہو۔ کہ یہ سب تقاضا ہے عمر ہے۔ وہ طبیب دانا تھا۔ جب وہ مرعین غصہ میں آ گیا۔ تو اس نے کہا۔ یہ بھی تقاضا ہے عمر ہے۔

تو جس طرح اس طبیب نے تقاضا ہے عمر کو ہر یکہ حسیان کیا تھا۔ اسی طرح ہم اگر مرعین اور غور کریں۔ تو میں بھی ہر جگہ یہ کہتا پڑتا ہے کہ

یہ موقع بھی دعا کا ہے

اگر پہلے برقع سے ہم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو اسی موقع سے ہی فائدہ اٹھالیں۔ کیونکہ جن دن دعا نشان دکھاتی ہے۔ وہ دن نشان کے محسوس کرنے کا رستہ بھی دعا ہی کھولتی ہے۔ اور ہمارے ایمان کے رستہ میں جو رک ہو۔ اسے بھی دعا ہی دور کرتی ہے۔ پس یہی اس

مبارک زمانہ

سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے کھڑکیاں کھول دی ہیں۔ اور اپنے تقریب کے رستہ کو آسان بنا دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان دنوں سے فائدہ اٹھائیں۔ تاہم جو لیال مہر کر ان کھڑکیوں سے گزریں۔ اور ہمارے ایمان کی رحمت اور فضل سے لاملال ہو جائیں۔ جس سے دوسری دنیا محروم ہو چکی ہے۔

عت مہم کی مجلسات ۱۹۵۳ء

جماعۃ احمدیہ کی مجلسات اور منتظرین
۱۶/۱۷ اپریل کو بمقام ربوہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ایده اللہ تعالیٰ انبصرہ العزیز کی
اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔
کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت
۱۶ تا ۱۸ شہادت ۱۳۳۳ھ مطابق
۱۶ تا ۱۸ اپریل بروز جمعہ۔ ہفتہ۔

انوار کو بمقام ربوہ ہوگی۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ رسیکریٹری مجلس مشاورت

ولادت

چودھری محمد اسماعیل صاحب سکرٹری مال جگہ رانی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے روز بروز کی کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ اخبار دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین بنا لے۔ امین خاک عبد البریز فیاض تحصیل لودھراں بلال وارثی

جلد ہفتم مصلح عود فروری ہفتہ

خدا کے فضل سے ۲۴ فروری کا مبارک دن آ رہا ہے۔ اور ہم پھر اس دن زندہ خدا کے نذر نشاؤں کو دہرا کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے۔

اجحاب اس دن ۱۰ روزہ فروری ہر روز ہفتہ ۱۱ بجی اپنی جگہ جلسے منعقد کر کے المصلح الموعود کی عظیم الشان پیش گوئی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت دوائی عمر کے لئے دعا میں کریں۔ نظارت دعوتہ تہذیب کے ہیڈ کوارٹرز اشاعت نے اس پیش گوئی کی عظمت کے اظہار کے لئے "تسلیف" کے اٹھ نمبر شائع کئے تھے جن اجحاب کو ضرورت ہو۔ وہ نظارت ہڈا سے طلب کریں۔ (ناظر دعوتہ تہذیب رپوہ)

سیکڑ پر بیان تعلیم و تربیت پورٹ بھجوائیں

ماہ جنوری ۱۹۵۲ء میں سال نو پر نظارت ہڈا نے جماعتوں کے امراء اور مددگار صاحبان کی معرفت جماعتوں کو مبارک باد دی تھی۔ اور ہدایت کی تھی کہ جماعتی کاموں کا جائزہ لے کر کاموں کو تیز کیا جائے۔ اس بارہ میں آمدہ پورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں نے خاص توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض خاصا نہیں۔ انہوں نے مبارکبادی کے خاکے کے جواب کی بجائے خلیفہ گواہا نہیں کی سیکڑی صاحبان تعلیم و تربیت کو بھی ہدایت تھی کہ وہ باقاعدہ پورٹ بھیجیں۔ انہوں نے ہڈا کے ہر ماہ کی تاریخ مقرر ہے اب تک ماہ جنوری کی پورٹ آجانی چاہیے تھی۔ جن سیکڑی صاحبان نے بھیجی ہو۔ جلد بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت رپوہ)

درخواست ہائے دعا

میرزا مسعود غزنی شریعہ بشیر بھیجی ایک کورس پاس کرنے کے لئے گیا ہوا ہے۔ عزیز موصوف کی درازئی عمر تکمیل تعلیم اور کامیابی برسرود کار ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(حاکم اسٹیج محمد زین محمد عام صدر امجد احمدیہ از مقام رپوہ)

(۲) بی بی دلدہ صاحبہ محترمہ صاحبہ شریعہ مبارک ہوئی ہیں آپ بفضل خدا صابر اور بزرگ خانہ میں صحت کاملہ دعا کے لئے اجحاب جماعت دینگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(سید انجاز احمد شاہ انسٹیٹیوٹ الممال خلیفہ صوبہ سرحد)

(۳) شریفہ احمد صاحبہ دختر بی بی الممال خدیجان۔ اعجاز احمد صاحبہ فریاد پور۔ ادیشہ خیر السلام صاحبہ لاہور مختلف امتحانوں میں شامل ہو رہی ہیں۔ اجحاب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

محترم خان محمد بن خان صاحب آف ٹیم گورڈ ٹیکسلا مورخہ ۱۰ فروری کو بڑا بدھ سرگرمیوں میں وفات پائے جہاں پر وہ اپنے فرزند عبدالرحمن خان صاحب کلینئر کپٹر بیرے کے مال مقیم تھے۔ وفات بھی ایسے وقت ہوئی۔

بیکہ ان کے دل کے دور سے ہر سفر میں تھے۔ پتہ چلتے ہی مفاد جماعت احمدیہ تہذیب شریعتی و دہروری سے عمل تکمیل وغیرہ کا انتظام کر کے مرحوم کی نعش رک پڑوہ بھجوائی۔ جزاء اللہ حسن الجزاؤ۔ مرحوم کا جنازہ بعد نماز ظہر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا اور اظہارِ ہمدردی فرمایا۔ خاندان صاحب مرحوم کو صیوں کے تبرکات میں رونمائی کی گئی۔ اجحاب ان کی مغفرت و ولیدتی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(حاکم اسٹیج دہلی اور شریعتی ممبر از رپوہ)

دعائے نعم البدل

شیخ جلال الدین صاحب دافن زندگی کی بھونٹی ٹیچر اور شاگرد تعلیم لہر ماہ ۹ فروری ۱۹۵۲ء کو صبح ۷ بجے قریب اپنے سربراہ شفیع سے جامی۔ ان اللہ وانما الیہ راجعون۔ اجحاب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے

عبدالرشید عہد پورہ لاہور

پتہ مطلوب ہے!

چند برس کی عمر میں صاحب موصوف ڈھاکہ چک علیہ اللہ ان نیک باریوں کی ریت بہادری کا موجد ہوتا ہے مطلوب ہے جو درست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نکات ہڈا کو آگاہ فرمائیں یا اگر وہ خود بیان اعلان نہیں تو اپنے ایڈریس اعلان فرمائیں

(نکات ہڈا بیرون المال رپوہ)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے ضروری اعلان

یہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے ست ۱۹ فروری سے تیل عالم شور میں بیعت کی تھی۔ وہ بطور سنی نمائندہ مجلس مشاورت ہو سکتے ہیں۔ ہذا ان صحابہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے تمام دفتر میں یہ تفصیلات پھیلانے کے لئے تاکہ سٹیمبل ہو کر جیک کی جا سکے۔ اور دفتر دیکھا کر لے۔ اور وقت پر اجاب کو اعلان دی جا سکے۔

نام مکمل پتہ۔ کب بیعت کی اُس وقت عمر کیا تھی دیکھ کر ہی مجلس مشاورت

تقریر جلسہ اعظم مذاہب لاہور

اسلامی اصول کی فلاسفی مکمل کی ضرورت

جلسہ اعظم مذاہب لاہور مورخہ ۱۹ فروری منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ کی تمام تقریریں کتابی شکل میں شائع ہوئی تھیں اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تقریر تھی۔ جو اب ایک اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس جلسہ اعظم مذاہب لاہور کی مکمل کتاب موجود ہو۔ جس میں اس تقریر کا درجہ ہو۔ مزید اڑھائی کراہے اس کو بلا تاخیر خرید کر لے کر آجائیں۔ تو اس کی قیمت ہی تقریر کریں۔ دریا چارج تالیف و تصنیف رپوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول رپوہ میں اساتذہ کی ضرورت

سکول مذاہب میں ہے۔ دی اور دسویں اور ایک ڈرامنگ کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ دی کی ۲-۱۰-۸۰-۶-۵-۴-۳-۲-۱ کے لئے کھلا ہے۔ اس کے علاوہ دس روپے ماہوار گرانٹ والا ڈسٹریکٹ کے لئے گا سائیس دی کا گرانٹ ۱۰-۲-۲-۱۰-۲۰-۳۰-۴۰ ہے۔ اس کے علاوہ گرانٹ والا ڈسٹریکٹ ۱۰-۲۰-۳۰-۴۰ روپے ماہوار گرانٹ والا ڈسٹریکٹ کے لئے۔

مرکز میں رہنے کے خواہشمند صاحب بننے مقامی امیر یا پریزیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی ریڑھ استیں سے قبول شریعتیں بھجوائیں۔ ڈرامنگ مارٹر کو قابلیت اور تجربہ کی بنا پر ابتدائی گرانٹ سے زیادہ توجہ دینے جانے کے متعلق نوٹ لیا جا سکتا ہے۔

نوٹ: زمانہ ریٹائر اور ریٹائرڈ اساتذہ صاحبان درجہ امت بھجوانے کی تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ حکم نہیں لگائے جاتے! ہذا زنت نہیں دیتا۔ دیٹا مارٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول رپوہ

معمولی اور غیر معمولی ضروریات کیلئے رپوہ محمولہ کے طریق

صدر انجن احمد پاکستان نے جناب جماعت کے دیر کے لئے جسے وہ اپنی آئندہ ضروریات کے لئے پرائیڈاز کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہیں۔

۱۔ دفتر محتاج میں ایک صینہ نامت قائم ہے۔ اس صینہ میں جب کوئی چاہے۔ اپنا دیر رکھو سکتا ہے۔ اور جب چاہے نکال سکتا ہے۔ اور اگر دیر نہ نکلائے وہ وہ رپوہ سے باہر ہو تو اس کے طلب

کرنے پر صینہ چنے خرید پر دیر یا سٹی آڈر نامت دائروں میں نام دیر بھجوانے کا۔

۲۔ مذکورہ صینہ میں ایک دفتر تالیف مضمون قائم ہے جس میں دیر رکھوانے والے کو دیر بھجوانے کا طریق بتا دیا جاتا ہے۔ اس کا فرس و سہارہ دی ہے۔ اس کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر وہ اپنی معمولی ضرورت پر سامتی سے اور یکدم دیر نہ نکلا سکیں۔ بلکہ خاص ضرورت پر ہی خرچ کرنے کے لئے پرائیڈاز

کرائیں۔ نیز اس طرح رکھوانے پر دیر پر کوئی زکوٰۃ بھی نہیں لگتی کیونکہ ضرورت کے وقت صدر انجن بھی اس دیر کو استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے نامت دائروں کو بھجوانے کا فرس بھی صدر انجن

ادا کرتی ہے۔ ہر دو رقم کی امانتوں میں دیر بھجوانے سے علاوہ ہر طرح کی حفاظت کے اجاب کے لئے ایک تو باقاعدہ رکھنے کا بھی ذمہ ہے۔ کیونکہ اس سے سلسلہ سالہ اہم کو مالو اسطر فارمہ پھیل سکتا ہے۔ (رہنمائی امن رپوہ)

مسٹر دونان کو ہٹانے کیلئے خواجہ ناظم الدین حکومت سے واپس حاصل کرنے کے لیے تحریک کو آگے بڑھایا تھا

مسٹر دونان فسادات کو دبانے کیلئے زیادہ سے زیادہ طاقت استعمال کرنے کیلئے خواجہ ناظم الدین حکومت سے واپس حاصل کرنے کے لیے تحریک کو آگے بڑھایا تھا

تحقیقاتی عدالت میں مسٹر دونان کے وکیل یعقوب علیخان کی بحث

لاہور-۱۲ فروری فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دونان کے وکیل مسٹر یعقوب علیخان نے اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر مسٹر دونان نے ۲۱ جولائی کا فیصلہ کسی پری میٹ سے کیا ہوتا تو وہ اس کے بعد ایجنڈیشن کو آٹھٹی حد میں رکھنے کی مزید کوشش نہ کرتے بلکہ مسٹر دونان کی ایک جنگ نظریوں کا حوالہ دیتے ہوئے وکیل نے کہا کہ ان تمام نظریوں کے مطالبے بعد یہ ماننا پڑے گا کہ مسٹر دونان ہی ایک سیاست دان تھے جو اپنے عام و صحیح ساچھل دھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اصراریوں سے جو عدلہ لیا گیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے وکیل موصوف نے کہا کہ یہ وعدہ ایک محدود حق سے لیا گیا تھا۔ لیکن بعد کے نتیجے سے ثابت ہو گیا کہ یہ اقرار بڑا دانشمندانہ تھا۔ حکومت عوام کو بتانا چاہتی تھی کہ اگر اس کو جیجی بینٹن کی قیادت کر رہے ہیں تحریک کو اپنی طور پر چلانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اصرار کے اس اعلان نے عوام کو کم راج تک پر لایا رکھا اور اس دوران میں فاضل شکی کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ چنانچہ ایک نسبت روڈ اور ٹی آئی کا کالج کے حادثات کا تعلق ہے۔ وکیل موصوف نے کہا کہ اول الذکر حادثہ خارج ہونے کے ایک جیسے پر ایک احمدی کی سنگداری کے باعث پیش آیا اور جس احمدی نے پتھر پھینکے تھے اس کے ہاتھ میں بندیں پتھر چلا کر وہ پاگل ہوا۔

ٹی آئی کالج کا حادثہ اس سے پیش آیا تھا کہ اس کالج کے طلباء نے عوام پر پتھر پھینکے تھے۔ اگر اصرار نے عوام کو برا من رہنے کے لئے نہ کہا ہوتا تو یہ دو حادثہ وسیع نہ لگتا۔ کا باعث بنتے۔ سبب نہ تھا جو کاہل آغاز ہوا تو تمام منگام آسانی حکومت کے خلاف تھی۔ مسٹر یعقوب علی نے کہا کہ مرکز کی حکومت کو متواتر پنجاب کی صورت حال سے خبردار رکھا گیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے ہوم سیکریٹری کے ۱۷ اکتوبر اور ۱۷ نومبر کی اس جوائنٹ کے خطوط کا حوالہ دیا آپ نے کہا کہ صوبائی حکومت کے علاوہ مرکزی حکومت کے ایجنڈیشن ہونے کی بنا پر اور جیجی بینٹن کی حکومت سے اس کے خلاف تھی۔ یہی اگر مسٹر دونان نے تحریک کو ہوا دیتے تو یہ تاریخ یقیناً مرکزی حکومت کو اس سے مطلع کرے

کو حنا بطور میں لایا گیا؟

(۴) ان حالات کی توضیح جن سے ماتحت مسٹر دونان نے ۷ مارچ کو بیان جاری کیا۔ اور اس کے ساتھ ان حالات کی وضاحت جن کے ماتحت ۹ مارچ کا بیان جاری کیا گیا۔

مسٹر یعقوب علیخان نے کہا کہ جب تک ریاست کے تحفظ کا سوال درپیش نہ ہو مسٹر دونان سیٹی ایکٹ سے فائدہ اٹھانا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صورت انہیں کے ذاتی خیالات نہیں تھے۔ بلکہ مسلم لیگ کے انتخابی منشور میں بھی اس کی بنیاد پر پنجاب کے عوام نے مسلم لیگ کو حکومت کے لئے منتخب کیا تھا، یہ وعدہ کیا تھا کہ جمہوری اصولوں کا احترام کیا جائے اور جب تک ضروری نہ ہو اسے استعمال نہیں کیا جائے گا۔

مسٹر دونان کے وکیل نے یہ دلیل ایک فائل پر مسٹر دونان کے فیصلے پر بحث کرتے ہوئے پیش کی جس میں عوام کے چار واقعات کا ذکر تھا۔ ان واقعات میں ۱۳ مارچ سے ۱۶ مارچ تک ایک لاکھ آبادی کا لائسنس انکوائنٹ کا مسئلہ اور لائل پور کا لائسنس شامل تھی۔

اپنے اس دعوے کی تائید کے لئے کئی سیٹی ایکٹ کو اظہار سے استعمال کیا تھا۔ مسٹر دونان نے اس مسئلہ کے متعلق خواجہ ناظم الدین کے موقف اور ڈی ایچ آر کے حوالے پر اس کی آئی۔ ڈی کے ایک نوٹ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے خواجہ ناظم الدین کا ایک قول نقل کیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ عملہ کو کراچی میں ایجنڈیشن کے خلاف جلسوں میں تقریر کرنے سے روک دیتے۔ تو یہ کارروائی مذہبی نظریات کے اظہار کی آزادی کے متافی ہوتی۔

مسٹر یعقوب علیخان نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عام قانون کے تحت عدالت میں مقدمہ چلانے کا عوام کے ذہن پر عبور نہیں آتا ہے۔ اور حکومت ہمیشہ عوام سے کہہ سکتی ہے کہ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اگر اس کے وکیل سیٹی ایکٹ کے تحت گرفتار ہو گئے تو ان کو تو ایجنڈیشن کے خلاف میں بند کر دینا اور عوام کو نظر بند کر کے خارج کر دینا اس پر ہمدردی اور حکومت کی ناپسندیدگی پیدا کر دینے کا موجب ہوتا ہے۔

کہ اصرار نے پنجاب سیٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کے خلاف متروکہ دیا تھا

مسٹر دونان کے وکیل نے کہا کہ اس کے علاوہ یہ کاظم رضانا جو ایجنڈیشن ہیرو کے ڈائریکٹر تھے، حکومت پنجاب کے نام ایک خط میں لارے دی تھی کہ فرقہ وارانہ نفرت پیدا کرنے والے لوگوں کے خلاف دفعہ ۱۵۲ (۱) تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی کی جائے۔

مسٹر یعقوب علیخان نے کہا کہ اگر اس احمدی مسئلہ میں اشتعال انگیز تقریر کرنے والوں کے خلاف تمام قانون کے تحت اس وجہ سے کارروائی نہیں کی جا سکتی تھی کہ اس سے عداوت میں ایک مذہبی نزاع پیدا ہو جاتا جس سے احمدیوں کے خلاف تحریک کو فروغ پہنچتا۔ انہوں نے کہا کہ سیٹی ایکٹ کے استعمال سے اگر مسئلہ حل ہو سکتا تو مسٹر دونان اس سے گریز نہ کرتے۔ سو آدمیوں کو گرفتار کر کے لے کر آئے اور حکومتی تحریک کو نہیں روک سکتی تھی۔ کیونکہ گرفتاروں کا تعزیرات ہر خطیب بھیجے کہ خطبہ احمدیوں کے خلاف جنمات پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنا تھا۔

مسٹر دونان کے وکیل نے اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ مسٹر دونان نے واضح دلیا دی تھی کہ طبعاً نفرت پیدا کرنے والوں پر ملک کے عام قانون کے تحت مقدمہ چلایا جائے لیکن سرکاری ایجنڈیشن کے عملی جامہ نہیں پہناتے۔ انہوں نے کہا کہ نزاع کی مذہبی وقعت سرکاری ایجنڈیشن کی راہ میں تھا جس کا رد عمل سرکاری ملازمین میں ہوا۔ محسوس کیا جا رہا تھا اس سے سول ایجنڈیشن کا پھول و خوش سرد چل گیا تھا اور انہی اس بات کا امکان تھا کہ تحریک کے محرکوں کے مذہبی پروپیگنڈے سے پولیس متاثر ہو جائے۔ مسٹر دونان کے وکیل نے مزید کہا کہ سرکاری افسر کس طرح علماء کے خلاف کارروائی کر سکتے تھے یا ان کی گرفتاری عمل میں لاسکتے تھے۔ جب وزیراعظم انہیں ملاقات کی اجازت دے رہے تھے اور ان سے طویل گفتگو کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ اپنے مذہبی عقائد کی بنا پر مسٹر دونان کو ہٹانے کے لئے خواجہ ناظم الدین نے حکومت سے روک دیا۔ بنوائے علماء کے ذریعے تحریک کو آگے بڑھایا تھا انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مرحوم سید سلیمان ندوی مولانا احتشام الحق اور مفتی محمد شفیع صاحب نے بڑے بڑے لوگوں میں اس لئے تھے جنہوں نے مطالبہ کیا کہ اسے لے۔

بعض مطبوعات پر سے کوئی گئی تھی اور ان کی ناپسندیدگی اور بھی بڑھ گئی۔ جب جو ہدیٰ طرز نشا خان نے اکی ٹیکٹ کی کہ کراچی میں احمدیوں کے جلسے سے خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ اسی کے جلسے کے بعد پیش آنے والے واقعات کی وجہ سے نہ صرف دنیا بھر میں مسلمانوں کی رعایت کا پرہیز کیا گیا بلکہ خواجہ ناظم الدین کی حکومت کے لئے اس زمانہ کا مسلم لیگ کی کارروائی اور ان کی حکومت پر نام ہوئی۔

۲۶ فروری ۱۹۴۷ء کو کراچی میں ہونے والی علی سطحی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر یعقوب علیخان نے کہا کہ مسٹر یعقوب اور مسٹر دونان نے کانفرنس کے فیصلے مسٹر دونان کو بتائے تو انہوں نے تمام فیصلوں کو مسترد کیا۔ فیصلے پر غصے کا اصرار رہتا تھا اور انہوں نے کہا کہ یہاں سے زمینداروں، افسروں اور آزاد کارکنوں کو دیا جائے۔ اصرار سے احمدیوں کو مطلع کیا جائے کہ وہ لبرہ کی حدود میں رہیں اور دھنا کاروں کو انہیں سٹیشنوں پر روک کر جہاں وہ تریں اور سوار ہوں ان کو کراچی جانے سے روکا جائے۔

مسٹر دونان کے وکیل نے تسلیم کیا کہ ان فیصلوں اور حکومت پنجاب کی ۲۸ فروری کی ہدایات میں فرقہ تھا۔ لیکن اس کی ذمہ داری میاں انور علی پر تھی جن کے سپرد ذمہ اعلیٰ نے خط کا مسودہ تیار کیا کہ کام کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ کراچی جانے والے دھنا کاروں کے متعلق معین اور انشا کی ہدایات نہ دینے کی فطری میں انور علی نے کی ممکن ہے کام کی زیادتی اور دونوں کو جانے کے وجہ سے کی ہو یا اس کا جوش بد یہ ہو جس کا مسٹر ناظم الدین نے معینہ طور پر ان سے کہا تھا اور انہوں نے تیار کیا ہو کہ راست اقدام نہیں کیا جاتا تھا۔

انہوں نے اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ کوئی اشتیاقی ہدایت نہ جاری ہونے کے باوجود اس حقیقت میں کہ ۲۸ فروری کو جاری کئے جانے والے خط میں یہ بات واضح کر دی تھی کہ حکام خط کو کراچی اور حیدرآباد پولیس کو دھنا کاروں کے حقوق کی روانگی کی اطلاع دیں۔ یہ بات مضمر تھی کہ حکام کو پہلے خطبہ کے ذریعے دھنا کاروں کو کراچی جانے سے روکا جائے لیکن اگر وہ کسی طرح سے روانہ ہی ہو جائیں تو کراچی اور حیدرآباد پولیس کو اس کی اطلاع دے دی جائے۔

لاہور میں دفعہ ۱۵۲ کے نفاذ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دونان کے وکیل نے کہا کہ بنو ۲۸ فروری یکم اور ۲ مارچ کو مسٹر دونان سے اس کے متعلق مشورہ کیا گیا تھا کہ اس دفعہ کے نفاذ کی توضیح ملانہ تیار کر کے نہیں کی جا سکتی۔

انہوں نے کہا کہ میاں انور علی خان کا کہنا تھا کہ دفعہ ۱۵۲ اندرون شہر میں نہیں نافذ کی جا سکتی اور اسے اس دفعہ کے لئے انہوں نے کاسر مولیٰ کے متعلق جنرل اعظم خان کے بیان کا حوالہ دیا۔

مجلس عمل کے قیام کی تجویز مولانا دودوی کی ہی تھی تحقیقاتی عدالت میں جماعت اسلامی کے وکیل چوہدری نذیر احمد کی بحث

۱۶ ستمبر ۱۹۷۳ء فروری، ضادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے جماعت اسلامی کے وکیل چوہدری نذیر احمد نے بحث کی۔ عدالت میں کہا کہ لاہور میں جو ضادات کے قہقہے میں مارشیل لاؤ نافرمانی کیا تھا، ان تمام منگاموں کی ذمہ داری سب سے پہلے جمہوریوں پر عائد ہوتی ہے، پھر اس کے بعد عمرانی اور صوبائی حکومتیں اس کی ذمہ داری میں۔ آخر میں وہ لوگ جو ذمہ داری سے سبکدوش نہیں کئے جاسکتے جنہوں نے مارچ ۱۹۷۳ء کے ضادات میں حصہ لیا تھا۔ جن نغزوں کو یہودیہ گندہ اور استعمال شدہ سپر سہیا جانا ہے، جماعت اسلامی سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس سے قبل مسٹر مسعود ملک امیر جماعت اسلامی پنجاب نے ضادات کی ذمہ داری کے متعلق کہا۔

ذمہ دار ریٹروڈ نے پہلے تمام حالات کو واضح کیا تھا۔ کنوینشن پر اس کی ذمہ داری نہ تھی۔ تاہم منتخب ممبروں کو مزید رسالت ممبر شراہل کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اس میں ناکام رہے۔ اس نے مجلس عمل کی تشکیل ہی نہیں ہو سکی۔ اس بحث سے قبل مسٹر مظفر علی انیسر مجلس اہل حق کو وکیل نے ایک درخواست عدالت میں پیش کی جس میں کہا گیا کہ ہم فروری کی طرح میں میرے بیان میں پیرس نے یہ عدالت کو دیا ہے کہ یہ ایک جمعی، اپنی تلو اور استعمال نہیں کریں گے، سوہ جی نہیں کہا میں گے یہ تلو اور کا سوال حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہے، جمعی کے تلو اور چیلنے یا بیگنہ لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ احمدیوں کا ایمان ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آفرین تھے۔ ان کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا۔ اور نہ کسی کو نبوت تو فریقین کی جائے گی، نبی ہماری پر حضرت عیسیٰ کو جو نازل کیا گیا تھا، سہرہ دینا کے خاطر کترتین چھ مینور ایپوں کے سوا قیامت سے پہلے کے اس دور میں وہ امت محمدی میں شامل ہو کر مشرعی جمعی کتبہ ہیں۔ اس دور جو امت میں مزید کہا گیا کہ جمعی نبی نہیں ہیں، سہرہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ بلکہ وہ امت محمدی کے ایک صالح اور مومن مرد ہوں گے۔

۱۶ ستمبر ۱۹۷۳ء پنجاب کانٹریبلری اور بار پریس کے چیف ایگزیکٹو افسر جنف خان صاحب نے ایک میٹنگ میں فروری کی سرپرستک صورت حال کے متعلق زیادہ تر آپسوں پر پھووس کیا جس میں ایک کنونینشن پولیس نے جانی تھیں جو ایسے معاملات میں حکومت کے دیر کی حیثیت رکھتے تھے۔

انہوں نے کہا کہ ریٹروڈ میں جو گواہی موجود ہے اس کے مطابق "لٹ" اب ان فائرنگ ڈھانچوں میں کئی کے الفاظ نہ تو ایک کنونینشن پولیس نے استعمال کئے تھے۔ اور نہ ہی وقت کے گورنر پنجاب مسٹر چنڈیو نے اس طرف کوئی اشارہ کیا ہے کہ یہ الفاظ مسٹر ڈولٹا نے استعمال کیے تھے۔

وکیل نے یہ بھی کہا کہ کئی کا فیصلہ راج کی شام کو ہونے والی کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ اور اس کا صورت حال پراثر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مارچ کو جمعہ تھا۔ اور صورت حال کو مزید استری سے دور کرنے کے لئے حکومت، فائرنگ سے گریز کرنا چاہتی تھی۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ پولیس کے جو مسلح اہل دست اور مسلح ہونے تھے پولیس والوں نے مشتعل جمعی کے فیض و غضب سے بچنے کے لئے دروہان آٹا ڈالی تھیں۔

اور حکومت کے حکام کی عدالت فروری کے سلسلہ میں ہی کام ہونے سے پہلے بنا لاکھا کہ پھر سے ہونے جمعیوں پر فائرنگ میں کی گئی۔

مسٹر ڈولٹا نے کہا کہ ہم نے اس سبب سے گنت و گنت اور ان کے مطابق اب مرکز کی حکومت کو پیش کرنے کا، وہ اس حقیقت کے پیش نظر کیا گیا تھا کہ اس سبب نہ صرف انہوں میں صرف فائرنگ اور سخت گیری کا سبب نہیں ہوتا تھی۔ انتظامی کارروائی کو تھوڑے سہیچانے کے لئے دئے عامہ کو ہموار کرنا ضروری تھا۔

انہوں نے کہا کہ صورت حال کو قابو میں کرنے کے لئے یہ آخری کوشش تھی۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ایک عدالت اس کا مطلوبہ اثر ہوگا۔

انہوں نے اس امر کی وضاحت کی کہ میان میں جو نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے وہ حکومت کا نقطہ نظر نہیں تھا۔ بلکہ ہمارے احساسات کا آئینہ دار تھا جو مطابق کی مسطر ری کے لئے یہ حرکت چلا رہے تھے مسٹر ڈولٹا نے وہ راپر کے میان کے متعلق جن میں ضادات میں حصہ لینے والے لوگوں کو قیامت کا دشمن قرار دیا گیا تھا۔ اور تخریک کے سیدھاؤں سے ملنے کے اعلان کی تخریک کی گئی تھی۔

مسٹر ڈولٹا نے وکیل نے کہا کہ عدالت حال اس کے متعلق تھی۔ اور انہوں نے اس دوران کا مفاد ملحوظ رکھا تھا۔

انہوں نے کہا کہ کئی کا فیصلہ راج کی شام کو ہونے والی کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ اور اس کا صورت حال پراثر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مارچ کو جمعہ تھا۔ اور صورت حال کو مزید استری سے دور کرنے کے لئے حکومت، فائرنگ سے گریز کرنا چاہتی تھی۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ پولیس کے جو مسلح اہل دست اور مسلح ہونے تھے پولیس والوں نے مشتعل جمعی کے فیض و غضب سے بچنے کے لئے دروہان آٹا ڈالی تھیں۔

اور حکومت کے حکام کی عدالت فروری کے سلسلہ میں ہی کام ہونے سے پہلے بنا لاکھا کہ پھر سے ہونے جمعیوں پر فائرنگ میں کی گئی۔

مسٹر ڈولٹا نے کہا کہ ہم نے اس سبب سے گنت و گنت اور ان کے مطابق اب مرکز کی حکومت کو پیش کرنے کا، وہ اس حقیقت کے پیش نظر کیا گیا تھا کہ اس سبب نہ صرف انہوں میں صرف فائرنگ اور سخت گیری کا سبب نہیں ہوتا تھی۔ انتظامی کارروائی کو تھوڑے سہیچانے کے لئے دئے عامہ کو ہموار کرنا ضروری تھا۔

انہوں نے کہا کہ صورت حال کو قابو میں کرنے کے لئے یہ آخری کوشش تھی۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ایک عدالت اس کا مطلوبہ اثر ہوگا۔

انہوں نے اس امر کی وضاحت کی کہ میان میں جو نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے وہ حکومت کا نقطہ نظر نہیں تھا۔ بلکہ ہمارے احساسات کا آئینہ دار تھا جو مطابق کی مسطر ری کے لئے یہ حرکت چلا رہے تھے مسٹر ڈولٹا نے وہ راپر کے میان کے متعلق جن میں ضادات میں حصہ لینے والے لوگوں کو قیامت کا دشمن قرار دیا گیا تھا۔ اور تخریک کے سیدھاؤں سے ملنے کے اعلان کی تخریک کی گئی تھی۔

مسٹر ڈولٹا نے وکیل نے کہا کہ عدالت حال اس کے متعلق تھی۔ اور انہوں نے اس دوران کا مفاد ملحوظ رکھا تھا۔

انہوں نے کہا کہ کئی کا فیصلہ راج کی شام کو ہونے والی کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ اور اس کا صورت حال پراثر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مارچ کو جمعہ تھا۔ اور صورت حال کو مزید استری سے دور کرنے کے لئے حکومت، فائرنگ سے گریز کرنا چاہتی تھی۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ پولیس کے جو مسلح اہل دست اور مسلح ہونے تھے پولیس والوں نے مشتعل جمعی کے فیض و غضب سے بچنے کے لئے دروہان آٹا ڈالی تھیں۔

اور حکومت کے حکام کی عدالت فروری کے سلسلہ میں ہی کام ہونے سے پہلے بنا لاکھا کہ پھر سے ہونے جمعیوں پر فائرنگ میں کی گئی۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ پولیس کے جو مسلح اہل دست اور مسلح ہونے تھے پولیس والوں نے مشتعل جمعی کے فیض و غضب سے بچنے کے لئے دروہان آٹا ڈالی تھیں۔

مسٹر ڈولٹا نے کہا کہ ہم نے اس سبب سے گنت و گنت اور ان کے مطابق اب مرکز کی حکومت کو پیش کرنے کا، وہ اس حقیقت کے پیش نظر کیا گیا تھا کہ اس سبب نہ صرف انہوں میں صرف فائرنگ اور سخت گیری کا سبب نہیں ہوتا تھی۔ انتظامی کارروائی کو تھوڑے سہیچانے کے لئے دئے عامہ کو ہموار کرنا ضروری تھا۔

انہوں نے کہا کہ صورت حال کو قابو میں کرنے کے لئے یہ آخری کوشش تھی۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ایک عدالت اس کا مطلوبہ اثر ہوگا۔

انہوں نے اس امر کی وضاحت کی کہ میان میں جو نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے وہ حکومت کا نقطہ نظر نہیں تھا۔ بلکہ ہمارے احساسات کا آئینہ دار تھا جو مطابق کی مسطر ری کے لئے یہ حرکت چلا رہے تھے مسٹر ڈولٹا نے وہ راپر کے میان کے متعلق جن میں ضادات میں حصہ لینے والے لوگوں کو قیامت کا دشمن قرار دیا گیا تھا۔ اور تخریک کے سیدھاؤں سے ملنے کے اعلان کی تخریک کی گئی تھی۔

مسٹر ڈولٹا نے وکیل نے کہا کہ عدالت حال اس کے متعلق تھی۔ اور انہوں نے اس دوران کا مفاد ملحوظ رکھا تھا۔

انہوں نے کہا کہ کئی کا فیصلہ راج کی شام کو ہونے والی کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ اور اس کا صورت حال پراثر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مارچ کو جمعہ تھا۔ اور صورت حال کو مزید استری سے دور کرنے کے لئے حکومت، فائرنگ سے گریز کرنا چاہتی تھی۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ پولیس کے جو مسلح اہل دست اور مسلح ہونے تھے پولیس والوں نے مشتعل جمعی کے فیض و غضب سے بچنے کے لئے دروہان آٹا ڈالی تھیں۔

اور حکومت کے حکام کی عدالت فروری کے سلسلہ میں ہی کام ہونے سے پہلے بنا لاکھا کہ پھر سے ہونے جمعیوں پر فائرنگ میں کی گئی۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ پولیس کے جو مسلح اہل دست اور مسلح ہونے تھے پولیس والوں نے مشتعل جمعی کے فیض و غضب سے بچنے کے لئے دروہان آٹا ڈالی تھیں۔

قبر کے عذاب
بچنے کا علاج
کارڈ اٹنے پر
مفت
عبداللہ الدین سلنگ آباد کن

تربیت اعلیٰ حاصل ہو جائے فوت ہو جائے ہوں فی شیشی ۲۸/۱۱ کے مکمل کورس پر۔ دو ماہانہ نور الدین جو ماہانہ بلڈنگ لاہور

عزمنائٹس نے منجھی نیویارک میں مذہب اہل انجیل اور امام جماعت احمدیہ کے جمع کیا تھا

اس وقت تک میں حکومت پاکستان کے تحت کسی نگرانی عہدے پر فائز نہیں ہوا تھا

فساد، خجیب کی تحقیقاتی عدالت میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان (آخری قسط)

جلس عمل کے مکمل مرتضیٰ احمد خان کی پیشکش کے دوران ۱۹۶۹ء میں جب آپ اقوام متحدہ کے ایک اجلاس میں شرکت کے لئے مینہوا گئے تھے یہاں کیا جانا ہے کہ وہاں عرب نمائندوں نے آپ سے چند روز مذہب اہل انجیل کے بارے میں سوالات کیے۔ آپ نے ان کو کیا جواب دیا تھا؟

جواب: اس سوال کا منطقی جواب تو یہ ہو کہ ۱۹۶۹ء میں اقوام متحدہ کے اسمبلی کا اجلاس میں کوئی اجلاس ہی نہیں ہوا تھا۔ اجلاس نیویارک کے قریب ایک سیکشن میں اور نشستگ میزوں میں منعقد ہوتے تھے۔

اب جب کہ اس وقت سوال میں اشارہ کیا گیا ہے کہ اس طرح یہ ہے کہ جلسے میں کسی طرح جو اسمبلی پر زیر بحث آیا تھا اس طرح بحث ہو چکی تھی یہی کہ اسمبلی میں اس پر اسے شادی بھی ہوئی تھی۔ ان سب سیکشنوں میں سے جس میں سٹیو ہورن جو جن کے لئے بنائی گئی تھیں وہاں سب سیکٹیو

کا میں خود بھی صدر رہ چکا تھا۔ میں نے جب اپنے وقت گزارا تو آپ کو بڑی سچی بات بتائی کہ وہاں سے چند روز قبل ہی واپس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے یہ سیشن کے اختتام تک پھرنے کی دوجا راست کی سہولت میں شرفائی نس نواب آف بھوپال کا پتہ نہیں مشیر تھا۔ اور حکومت پاکستان کے تحت تعینات کسی عہدے پر فائز نہ ہوا تھا۔

سیشن کے کام کا بیشتر حصہ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام کام ختم ہو چکا تھا پاکستانی وفد کے دربار میں لو میری طرف سے، آپس میں جانے کی اجازت بھی مل چکی تھی ساتھ میں اس طرح پر واپس واپس بھی ہونا تاکہ وہاں سے واپس دو یا تین ممبران ایسے تھے۔ جو باقی ماندہ رسمی کاروائیوں میں خاطر خواہ طریق پر حصہ لے سکتے تھے۔

اس وقت میں کیمبرل اسمبلی کے اجلاس کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا متفرق جگہ میں جانا کہ تمہم کے فواد رت رہنا ہو گئے۔ جو میں مسلمانوں کو جو جناب مظالم کا تجربہ مشق بنایا کیا سزا دی گئی جہاں کسی سال سے میں نہ رہا تھا۔ اعتبار کی ہوئی تھی مشرقی پنجاب

کے دیگر علاقوں کی طرف ان فسادات کی لپیٹ میں آئے بغیر رہا غیر ایسا ملک لوٹ لیا گیا میری ایک ہی بہن تھیں۔ وہ میری عدم موجودگی میں رجسٹر کر گئیں۔ میرا ایک بھائی آپ وقت میں رہتا تھا۔ اس حالت کی وجہ سے میں عدلیہ میں رہنا چاہتا تھا۔

ان دنوں میں میرے اوقات کا بیشتر حصہ پاکستان کے مفادات کی خدمت میں ہی صرف ہوتا تھا۔ پہلے میں باؤنڈری کمیشن کے ضمن میں مصروف رہا۔ اور پھر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سلسلے میں جب یورپ نامہ میرے پاس آئے تو میں نے جہاں تک جرنل آئی نواب آف بھوپال اور قادیان اور میرے اپنے گھر کا تعلق تھا۔ سانس پر تمام صورت حال پر واضح کر دی۔ انہوں نے تجویز کیا کہ شرفائی نس اور امام جماعت احمدیہ کو لکھا جائے کہ وہ مجھے مزید پھرنے کی ہر اہمیت کریں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اگر یہ دونوں حضرات میرے مزید پھرنے پر رضامند ہوں۔ تو کیا میں اس بات پر آمادہ ہو جاؤں گا کہ میں اپنے مصروف کام کو چھوڑ کر میرے ہمارے مسائل میں شامل ہوں۔

مقامت کر سکوں گا۔ میں ہر انہوں نے شرفائی نس اور امام جماعت احمدیہ کو تا واپس لکھے اور دونوں نے یہ مشورہ دیا کہ مجھے اجلاس کے اختتام تک وہیں پھرنے سے بچنا چاہیے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

واپس آئے ہیں نے اپنے بھائی کو بہتر جگہ پر بیا۔ اور میرے لئے اس کے صواب اور کچھ کچھ تھا کہ وہ کسی آؤنگ گھڑیوں میں اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے الوداع کہتا میرے خیال میں سوال کا مقصد یہ ہے کہ میں نے عرب نمائندوں کو حکومت پاکستان سے درخواست کرنے کو نہیں کہا۔ اور صرف شرفائی نس نواب آف بھوپال اور امام جماعت احمدیہ کو لکھا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ میں اس وقت بھوپال میں ریٹائرڈ تھا۔ میری عمر کئی بڑی تھی جو بھی وہی بھوپال کے ساتھ رہتا تھی۔ اور میرے گھر پر معاملات اور مفادات کا بیان سے متعلق تھے۔ جن کو شدید نقصان پہنچ چکا تھا۔ اس لئے

ابھی مزید خطرات بھی متوقع تھے۔ اس وقت حکومت پاکستان کی طرف سے جو اہدے ایسی پھرنے پر عائد ہوئی تھی۔ وہ یہ تھی کہ میں اس بات کا خیال رکھتا کہ وہ نہ کہ میں مناسب طریق پر انجام پارے میں تھوڑی سی رہ سکی گا۔ اور ان کے ساتھ نہ کہ ان کے ساتھ ہی طور پر انجام پازیر ہو چکے تھے۔ میری بہن اور میری بہن میری بجائے پاکستان کے سفر قطعاً نہیں گئی تھی۔ مائندہ کام کو بہتر من تمام کر کے سکتے تھے۔ یہ وہ وقت میں تھا کہ عدلیہ میں سب سے ہم کو یہ تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سیر کے چند روز مزید قیام کرنے کے دوران میں کوئی بات ایسی رونما نہیں ہوئی کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ وہ کوئی اور عہدہ رکھتا ہو یا ضروری تھا۔ میں ایسا آپ سے خوب سمجھتا ہوں کہ یہ بتایا تھا کہ امام جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہ ”میرا امینین“ کے الفاظ استعمال کر رہے؟ جب ہم نہیں سمجھتے تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے میں نے خود یہ الفاظ استعمال کیے ہوں۔

میں نے آپ ان پر یہ فاسر کرنا چاہتے تھے کہ پاکستان کے اصلاحی ملک میں ایک ”امیر المؤمنین“ بھی ہے۔

جہاں ہمیں۔

میں نے اس بارے میں جب آپ امریکہ گئے تو کیا آپ نے صدر فورمین کو ”قرآن مجید“ کی اس تفسیر کا ایک نسخہ پیش کیا تھا جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شرفائی نس کے پاس تھی؟

جہاں جب صدر فورمین نے یہی تو تم کے نام ایک پیغام دیا تھا۔ اس وقت میں وہ اسٹیشن میں موجود تھا۔ میں نے اس وقت میں اس سے میری ملاقات تھی۔

جب میں ان سے ملتا تو میں نے ان کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک یا دو سوالوں کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے پیغام میں بیان کیے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ان سوالوں کو پڑھ کر مجھے قرآن مجید کی بعض آیات یاد آگئیں۔ چنانچہ میں نے انہیں یہی وہ آیات بتائی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ آیات ان کے لئے تھیں جو صحیحی اور اچھے کام میں چلی ہوئی ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ ہے کہ۔ قرآن مجید کا ایک نسخہ ان کے پاس ہو۔ اس پر میں نے خود میرے لئے قرآن مجید کے انگریزی

نسخے کی پہلی جلد جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شرفائی نس کے پاس تھی۔ یہ نسخہ مجھے خود اسٹیشن میں ہی دستیاب ہوا تھا۔

س۔ کیا آپ نے ان خطوط میں کوئی تبدیلی یا اصلاح میں شرفائی نس کے پاس تھی؟

نصاب استعمال کیا تھا۔

جہاں ان کے تقسیم میں سہولت کے پیش نظر کیا گیا تھا۔

گلت کیلے مسٹیفون ٹرنگ مونس

قرآن مجید، مذہب، گلت کے لئے مسٹیفون ٹرنگ مونس مونس مونس ہے۔ اور جو ساڑھے آٹھ بجے تمام پارٹی ٹرنگ۔ کال کے جا سکتے ہیں۔ مونس سے گلت کے ٹرنگ کال کا نذر، ان ٹرنگوں کے علاوہ پتار سے اس جگہ کے ٹرنگ کو مثال کے لئے بیان کیا

پیرزادہ بلا مقابلہ منتخب ہو جائیے

کراچی ۱۷ فروری ۱۹۷۲ء: آج کا گذشتہ نامزدگی داخل کرنے کے لئے ہر وقت تک مندر اسمبلی کے حلقہ سکون کے ضمنی انتخاب کے لئے صرف موبائی وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبد الستار نے اپنے کاغذات داخل کر کے تھے۔ میرے کل کاغذات کی پانچ پڑتال کے بعد پیرزادہ کے ایسا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

مجموعی ۱۷ فروری ۱۹۷۲ء: اجرا ٹائمز آف انڈیا کے

مذہب کے نمائندہ کا بیان ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان کو جو اہدے دیئے گا وہ اس سے زیادہ اہدے سے بہتر ہے۔ کہ اب یہی تو میرے لئے کہ پاکستان۔ ترکی، ایران اور عراق کا ایک مشترکہ ملک بنا دیا جائے۔ اور اس ملک کو مشترکہ طور پر دو جی اہدہ دی جائے گا۔ اور کسی ایک دن کو حد اہدہ اہدہ دی جائے گا۔ اس طرح بھارت کو بھی اس اہدہ پر آمادہ ہو کر نہ ہو گا۔